**شرح چندہ**

| | |
|---|---|
| سالانہ | ۲۱ روپے |
| ششماہی | ۱۱ روپے |
| سہ ماہی | ۶ روپے |
| ماہوار | ۲½ روپے |

جلد ۲ | ۲۰ تبلیغ ۱۳۲۷ھ ش | ۹ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ | ۲۰ فروری ۱۹۴۸ء | نمبر ۳۶


## اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ تبلیغ:۔ میاں عبدالرحیم احمد صاحب ناصر آباد سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز معہ قافلہ بخیر و عافیت ہیں:۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

# انڈین فوجوں کے جوناگڑھ پر قبضے کا کوئی جواز پیش نہیں کیا جا سکتا
سر ظفر اللہ

## جوناگڑھ پر انڈین یونین کا قبضہ سراسر ناجائز اور خلاف قانون ہے
### امن کونسل میں مسئلہ جوناگڑھ پر سر ظفر اللہ خان کی تقریر

لیک سیکسیس ۱۸ فروری:۔ آج امن کونسل میں پاکستان اور ہندوستان کے باہمی تنازعات پر بحث کی گئی۔ آج کے اجلاس میں جوناگڑھ کا معاملہ خاص طور پر زیر بحث آیا۔

حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے ریاست جوناگڑھ کا معاملہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب انڈین یونین نے یہ دیکھا۔ کہ ریاست جوناگڑھ پاکستان کے ساتھ الحاق کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو اس نے ایسی طرح ڈالنی شروع کر دی کہ جس سے باشندگان ریاست پر عرصہ حیات تنگ ہونا شروع ہو گیا۔ آپ نے اپنی شکایت کے دوران میں ہندوستان کو ملزم گردانتے ہوئے بتایا۔ کہ ہندوستانی فوجوں نے جوناگڑھ مانا ودر اور کاٹھیاواڑ کی دوسری ریاستوں پر زبردستی اور غیر قانونی طور پر قبضہ کر لیا۔ اور ان ریاستوں کے مسلمان باشندوں کو وسیع پیمانے پر جانی اور مالی نقصان پہنچا کر خوفزدہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے نہایت تفصیل کے ساتھ وہ برقی مراسلے پڑھ کر سنائے جو دونوں ڈومینینوں کے وزرائے اعظم کے درمیان اس بارے میں ایک دوسرے کے معاملات کو صلح جوئی کے جذبہ کے ماتحت سلجھانے کی غرض سے ارسال کئے گئے تھے۔

آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ اس وقت دونوں کے درمیان یہ مفاہمت ہو گئی تھی۔ کہ ہندوستان کے کسی باشندے کو جوناگڑھ میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ اور نہ کوئی ہندوستانی جوناگڑھ میں سے گزر سکے گا۔ آپ نے جوناگڑھ کے وزیر اعظم کا ایک تار بھی پڑھ کر سنایا۔ جو پاکستان کے وزیر اعظم کے نام ارسال کیا گیا تھا۔ جس میں بیان کیا گیا تھا۔ کہ ہندوستانی فوجیں جوناگڑھ کے سرحدی دیہات پر حملے کر رہی ہیں (باقی صفحہ ۳)

## روس اور ہنگری میں دوستانہ معاہدہ

ماسکو ۱۹ فروری۔ کل روس اور ہنگری نے کریملن میں باہمی امداد و تعاون کے ایک معاہدے پر دستخط کئے۔ معاہدے کی تکمیل کے وقت مارشل سٹالن اور ہنگری کے پریذیڈنٹ بھی موجود تھے۔ اس معاہدہ کی رو سے روس اور ہنگری نے دکھ اور سکھ میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا عہد کیا ہے۔ یہ دونوں بیرونی حملے کے وقت ایک دوسرے کی مدد کریں گے یہ بھی فیصلہ ہوا ہے۔ کہ یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے خلاف کسی دوسری طاقت سے معاہدہ نہیں کریں گے۔ اور باہمی کلچرل اور اقتصادی تعلقات کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے۔

روس اس سے قبل چیکوسلواکیہ۔ پولینڈ رومانیہ اور یوگوسلاویہ سے بھی اس قسم کے معاہدے کر چکا ہے۔ ہنگری۔ رومانیہ اور یوگوسلاویہ نے بھی آپس میں دوستانہ معاہدے کئے ہوئے ہیں (رائیٹر)

## امن کونسل کے فیصلے کا دارومدار ہماری اپنی طاقت یا کمزوری پر ہے
### شیخ عبداللہ

نئی دہلی ۱۹ فروری:۔ آج یہاں آزاد پارک میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے شیخ محمد عبداللہ نے کہا۔ کشمیر کے معاملے میں امن کونسل میں جو کچھ ہو چکا ہے اس پر مایوسی کے اظہار کی کوئی وجہ نہیں۔ امن کونسل میں شکایت کا کرنا حصول مقصد کے متعدد ذرائع میں سے صرف ایک ذریعہ تھا۔ حصول مقصد کا اصل ذریعہ ہماری طاقت ہے نہ کہ جمعیت اقوام کا ادارہ۔ اگر ہم مضبوط اور طاقتور ہیں۔ تو ہم بغیر کشمیر کے بھی آزاد رہ سکتے ہیں۔ اور اگر ہم کمزور رہیں تو یو۔ این۔ او کے ہمارے حق میں فیصلہ دینے سے بھی ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکے گا۔ درحقیقت امن کونسل کے فیصلے کا تمام دارومدار ہماری اپنی طاقت یا کمزوری پر ہے۔ مسٹر آصف علی اس جلسے کی صدارت تھیں (ا۔ پ)



## سرزمین ہالینڈ میں خدائے قدوس کا گھر تعمیر کرنے کا عزم بلند
### اسلامی تعلیمات کو تمام دنیا میں بیک وقت پھیلانے کی سعی بلیغ

ہیگ ۱۹ فروری:۔ ہالینڈ کا مشہور اخبار Haagsche Courant ہالینڈ کے مسلم مشن کو روشناس کراتے ہوئے ۲۷ فروری کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ۔

"جماعت احمدیہ کا مشن آج کل ہالینڈ میں مقام ہیگ قائم ہے۔ اس کا ایڈریس 54 Roychrochlean ہے اس مشن میں اس وقت اسلام کے تین مبلغ کام کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک اسلامی تبلیغی جماعت ہے۔ اس جماعت کا مطمح نظر اسلامی تعلیمات کو تمام دنیا میں پھیلانا ہے صرف ہالینڈ میں ہی نہیں۔ بلکہ تمام دنیا میں اس کے مشن قائم ہیں لندن اور شکاگو میں ان کی اپنی مساجد بھی ہیں۔ ہالینڈ میں بھی یہ جماعت مستقبل قریب میں ایک مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے"



## کشمیر کا اقتصادی مفاد ہندوستان سے نہیں بلکہ پاکستان سے وابستہ ہے

نیویارک ۱۸ فروری:۔ سکیورٹی کونسل میں شمولیت کے بعد سردار ابراہیم پریذیڈنٹ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے کراچی کے لئے روانہ ہوتے وقت شیخ عبداللہ کے اس دعویٰ کو کہ کشمیر کی اقتصادی زندگی ہندوستان کے ساتھ وابستہ ہے غیر معقول قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ کشمیر کی سب سے بڑی ایکسپورٹ ٹمبر ہے۔ جو دریاؤں کے ذریعہ باہر بھیجی جاتی ہے۔ اور تمام دریا پاکستان میں سے ہو کر بہتے ہیں۔ اس طرح تمام سڑکیں جو تجارت کے لئے مفید ہیں۔ پاکستان سے ہو کر گذرتی ہیں۔ اور علاقہ کی ایک ہی ۵۰ میل لمبی ریلوے لائن ہے۔ جو کشمیر کو پاکستان سے ہی ملاتی ہے۔ پس کشمیر کے اقتصادی مفاد ہندوستان سے نہیں بلکہ پاکستان کے ساتھ وابستہ ہیں (رائیٹر)


ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
پرنٹر پبلشر عبدالحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

## امن کونسل کا اجلاس بقیہ صفحہ اوّل

اور یہ کہ بعض حملوں کے دوران میں جوناگڑھ پولیس کے سپاہی بھی مارے گئے ہیں۔ عورتوں کو بھی اغوا کیا گیا ہے۔ اور سرکاری ریکارڈز کو بھی نذر آتش کیا گیا ہے۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے امن کونسل پر یہ واضح کیا کہ انڈین یونین کو ہرگز اس بات کا حق نہیں پہنچتا تھا۔ کہ وہ جوناگڑھ میں اپنی فوجیں داخل کرتی۔ اور اس پر مزید یہ کہ وہ اب تک ریاست پر قبضہ جمائے بیٹھی ہے۔ نہ فوجیں داخل کرنے کا اور نہ اس کے بعد قبضہ جمائے رکھنے کا کوئی جواز پیش کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ حکومت ہند خود ہی یا پھر امن کونسل کی وساطت سے جوناگڑھ سے اپنی فوجیں ہٹا لے۔ اور ریاست کا نظم و نسق اس کے اصل حکمران کے سپرد کر دے تا حالات حسب سابق اعتدال پر آ جائیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ جوناگڑھ کے وہ تمام باشندے جنہوں نے ہندوستانی فوجوں کے ہاتھوں بہت مصائب برداشت کئے ہیں۔ اور جو ریاست سے نکلنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ انہیں واپس ان کے گھروں میں آباد کیا جائے۔ اور تمام نقصانات کی تلافی کی جائے۔ آپ نے کونسل کو بتایا کہ اب ہندوستان کی حکومت جوناگڑھ میں استصواب رائے کا انتظام کر رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ اگر امن کونسل کی تحقیق اور غور و خوض کے بعد استصواب رائے عام

## اگرچہ ریاستی فوجوں کی تعداد کے بارے میں کوئی حد مقرر نہیں ہے
## لیکن وہ فوجوں کو بے حساب طریق پر بڑھانے کی مجاز نہیں ہیں

### ڈومینین پارلیمنٹ میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی تصریحات۔!

نئی دہلی ۱۹۔ فروری:۔ آج ڈومینین پارلیمنٹ میں متعدد سوالات کا جواب دیتے ہوئے سردار ولبھ بھائی پٹیل نے بتایا۔ کہ ۱۵ اگست ۴۷ء سے پہلے اور نہ اس کے بعد آج تک ہندوستانی ریاستوں کی مسلح فوجوں کی تعداد کے بارے میں کوئی معین حد یا پابندی لگائی گئی ہے۔ مسٹر بال کرشن شرما نے پوچھا کہ کیا ریاستیں فوجوں کی تعداد کو جس حد تک چاہیں بلا روک ٹوک بڑھا سکتی ہیں۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے اس سوال کا نفی میں جواب دیا۔ آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ ریاستیں بیرونی ممالک سے ہتھیار اور گولہ بارود خریدنے کی مجاز نہیں ہیں۔ صرف حکومت ہندوستان سے ہی یہ سامان خریدا جا سکتا ہے۔ اور حکومت ہند صرف وہی سامان حرب مہیا کرے گی جس کی منظوری محکمہ دفاع دے گا۔ سٹیٹس منسٹری کے ساتھ جو فوجی مشیر لگائے گئے ہیں۔ ان کے فرائض بتاتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ انہیں ریاستی فوجوں کے معائنہ کا اختیار دیا گیا ہے نیز وہ ریاستوں کی اسلحہ اور گولہ بارود کی ضروریات کے بارے میں مناسب جانچ پڑتال کر سکتے ہیں۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے سردار پٹیل نے بتایا۔ کہ حکومت ہند یہ نہیں چاہتی۔ کہ ریاستیں اپنی فوجوں کو توڑ دیں۔ اور انڈین یونین خود تمام حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک بڑی فوج کے اخراجات برداشت کرے۔ آپ نے کہا حکومت ہند کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ تمام ریاستیں اپنے اپنے خرچ پر علیحدہ علیحدہ فوجیں رکھیں (ا۔پ)

## متاجری کی مجوزہ شرح قابل اعتراض ہے؟

لاہور ۱۹۔ فروری، مغربی پنجاب کے ڈپٹی کمشنروں کی جو کانفرنس گذشتہ تین یوم سے گورنمنٹ ہاؤس میں ہو رہی تھی۔ اس میں پناہ گزینوں کی مشاورتی کونسل کے اس فیصلے پر کڑی نکتہ چینی کی گئی۔ کہ ان پناہ گزینوں سے جنہیں چھوڑی ہوئی زمینوں پر آباد کیا گیا ہے۔ مالیہ کا چھ گنا بطور متاجری کے وصول کیا جائے۔ لیکن اس نکتہ چینی کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کانفرنس کے ایک حصے نے اس فیصلے کے خلاف اظہار خیال کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ زراعت پیشہ مہاجرین اس فیصلے کے خلاف ورزی کریں گے۔ اور خطرہ ہے کہ محض اس بنا پر امن عامہ خطرے میں نہ پڑ جائے۔

اضلاع اور آبادکاری کی مرکزی مشینری کے درمیان زیادہ سے زیادہ تعاون اور باہمی مشاورت پر بہت زور دیا گیا پناہ گزینوں کو بسانے کے سلسلے میں متعدد فیصلے کئے گئے۔ (ا۔پ)

## نسلی امتیاز کے خلاف حکومت سندھ کے اقدامات

کراچی ۹ ۱۔ فروری۔ حکومت سندھ کے ہوم سیکرٹری مسٹر این۔ اے فاروقی نے آج شام ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سندھ کی حکومت مسلمانوں میں سندھی اور غیر سندھی کے نسلی امتیاز کو مٹانے کے لئے سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ نسلی تفریق کے جذبہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اگر کوئی شخص خواہ وہ سرکاری ملازم ہو یا پبلک کا کوئی اور فرد نسلی امتیاز کو ہوا دیتا ہوا پکڑا گیا۔ تو اس کے خلاف نہایت سخت کارروائی کی جائے گی۔ اور اس بارے میں حکومت اپنے وسیع اختیارات کو استعمال کرنے میں کبھی دریغ نہیں کرے گی (ا۔پ)

۴۹ کے لئے تیار ہو جائے گی۔

سر محمد ظفر اللہ خان کی تقریر کے اختتام پر کونسل کے صدر جنرل مکناٹن نے ہندوستان کے نمائندے مسٹر ویلاڈی کو جواب پیش کرنے کے لئے کہا۔ مسٹر ویلاڈی نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ پاکستانی نمائندے کے بیانات اور الزامات پر کچھ غور کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ کونسل کا اجلاس برخواست کر دیا گیا۔ اب کل بروز جمعرات انڈین اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق رات کے ایک بجے اجلاس منعقد ہو

## عورتوں کی نیشنل گارڈز کمپنی قائم کی جائیگی

کلکتہ ۱۹ ۱۔ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی پاکستان میں بہت جلد ایک عورتوں کی نیشنل گارڈز کمپنی قائم کی جائیگی۔ یہ غیر فرقہ وارانہ فوج ہو گی۔ جس میں ۱۸ سے ۵۰ سال تک کی عورتیں بھرتی کی جائینگی۔ اسمیں بھرتی ہونے والی عورتوں کو طبی امداد مثلاً نرسنگ اور اس قسم کے دیگر کاموں پر لگایا جائے گا۔ (ا۔پی۔ آئی)

## کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کیلئے طبی امداد کی فوری ضرورت

کراچی ۱۹ ۱۔ فروری۔ مسٹر جی۔ ایم ظہیر سیکرٹری کشمیر ریلیف کمیٹی نے پاکستان کے تمام دردمند مسلمانوں سے کشمیر کے مظلوم اور زخمی لوگوں کیلئے امداد کی اپیل کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت روپیہ سے بڑھ کر دوائیوں اور دیگر طبی سامان کی ضرورت ہے آپ نے سند یافتہ ڈاکٹروں اور کمپونڈروں سے بھی اپیل کی۔ کہ وہ اس نازک وقت میں اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کریں۔ (ا۔پی۔ آئی)

## تھل کے علاقے میں نئی زندگی

لاہور ۱۹ ۱۔ فروری۔ مغربی پنجاب میں تھل کا رقبہ اس وقت باقی صوبے سے کٹا ہوا ہے۔ وہاں ذرائع آمد و رفت موجود نہیں۔ اور لوگ اب بھی قدیم زمانے کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اب اس علاقے میں سڑکوں ریلوں اور نہروں کا جال بچھنے والا ہے۔ اس سلسلے میں ایک وسیع سکیم زیر غور ہے

وان بھچراں کی سرکاری رکھ میں حکومت نے ۱۸۶ ۱ ایکڑ رقبہ درختوں کے ذخیرے لگانے کے لئے مخصوص کیا ہے۔ جہاں سے اس تمام علاقے کی ایندھن اور عمارتی لکڑی کی ضرورتیں پوری ہونگی۔ توقع کی جا رہی ہے۔ کہ یہ علاقہ جلد ہی صوبے کا خوشحال ترین نہری علاقہ بن جائے گا۔ نہروں اور سڑکوں کی بدولت اس علاقے کا الحاق بیرونی دنیا سے ہو جائے گا۔ موزوں مقامات پر نئی نئی منڈیاں اور شہر قائم ہونگے۔ نہروں کے کناروں۔ سڑکوں۔ ریلوے لائنوں کے ساتھ درختوں کی "حفاظتی پٹیاں" تیار کرنے کی تجویز ہے۔ جو تند و تیز ہواؤں سے فصلوں کو بچانے کے کام آئینگی (ا۔پ)

## مغربی پنجاب میں چھاپہ خانوں کی تقسیم

لاہور ۱۹ ۱۔ فروری۔ مغربی پنجاب میں چھاپہ خانوں کی تقسیم کی کمیٹی نے ان درخواست کنندگان کی ایک فہرست پبلک میں پیش کی ہے۔ جو مشرقی پنجاب یا دہلی میں پریسوں کے مالک ہونے کے مدعی ہیں ان کے متعلق اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ پیش کرے اگر درخواست کنندگان کے خلاف کوئی اعتراض نہ ہوا۔ تو کمیٹی ۲۳ فروری ۱۹۴۸ء کو اپنے اجلاس میں چھاپہ خانوں کی تقسیم کے لئے ان میں سے موزوں افراد کا انتخاب کرے گی۔ یہ اجلاس ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت کے دفتر میں ۱۱ بجے منعقد ہو گا۔ (ا۔پ)

## قائداعظم ریلیف فنڈ میں

لاہور سول سیکرٹیریٹ اور ملحقہ دفاتر کے افسروں اور سٹاف نے گذشتہ دو ماہ میں ۲۳۶۸۳ روپے ۱۱ آنے ۱۱ پائی کی رقم قائداعظم ریلیف فنڈ میں دی ہے۔ جب سے یہ فنڈ شروع ہوا ہے۔ یہ تمام دفاتر ۳۴ ہزار سے زیادہ روپیہ پیش کر چکے ہیں

## برٹش نیشنلٹی بل۔ دوہری شہریت

لندن ۱۸ ۱۔ فروری۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار نے ایک بحریہ کے ذریعہ اطلاع دی ہے۔ کہ یہاں آج رات ایک بل موسومہ برٹش نیشنلٹی بل شائع کیا گیا ہے جس سے دوہری مشترکہ شہریت کا حق قائم کیا جائیگا یعنی ہند۔ پاکستان اور سیلون اور دیگر خود مختار دولت مشترکہ کے ممالک کے باشندوں کو اپنے اپنے ملک میں بھی اور بطور دولت مشترکہ شہری ہونے کے بھی حق شہریت حاصل ہو گا۔ اس بل کے ذریعہ برطانیہ میں بھی اسی طرح حق شہریت حاصل ہو گا جس طرح اپنی اپنی نوآبادی میں ہو گا۔ اس بل کا ایک اثر یہ بھی ہو گا۔ کہ دولت مشترکہ کے ممالک کی الگ الگ حیثیت مانی جائے گی۔ یہ بل سیاسی حفاظت کا سوال بھی حل کر دیگا اور کسی نوآبادی حکومت کے دوسرے ممالک سے گفت و شنید کے وقت بہ تخصیص کی جا سکے گی۔ کہ وہ کن لوگوں کی طرف سے گفت و شنید کر رہی ہے۔ (رائٹر)

## چلی کے صدر نے برطانوی جزیرہ پر اپنا فوجی اڈہ قائم کر دیا!

لندن ۱۸ ۱۔ فروری۔ چلی کے پریذیڈنٹ وائڈیلا نے بحر قطب جنوبی کے علاقہ میں واقعہ گرین واچ پر جو جنوبی سٹیلینڈ مجمع الجزائر میں سے ہے چلی کا فوجی اڈہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس جزیرہ پر چلی کو غیر منتازعہ اقتدار حاصل ہے۔ لیکن برطانیہ چلی کا یہ حق تسلیم نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ برطانوی فاک لینڈ کا حصہ ہے۔ (رائٹر)

## ان شن کے مضافات میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے

نانکنگ ۱۸ ۱۔ فروری۔ آج ان شن میں جو منچوریا کا فولادی شہر ہے۔ اور جو مکڈن سے ساٹھ میل جانب جنوب واقعہ ہے۔ لڑائی آخری حالت پر پہنچ چکی ہے۔ حکومت کے حامیوں کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ کمیونسٹوں کی فوجوں نے جو تعداد میں زیادہ ہیں۔ شہر کے مضافات پر حملہ بول دیا۔ اور دست بدست لڑائی گھر کا محاصرہ کر رکھا ہے منچوریا میں جو منچوریا کا آخری قلعہ ہے۔ حکومت کی طرف سے کمک پہنچ جانے کی وجہ سے حالت بہتر ہو گئی ہے دریائے لیو علاقہ میں شہر سے بیس میل جانب مغرب قومی فوج نے کمیونسٹوں کے دستوں کو جو شہر پر بڑھ رہے تھے گھیر لیا۔ اور دریا کے دوسرے کنارے تک بھگا دیا۔ (رائٹر)

## اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی ہر مسلمان کا مقدس فرض ہے

لاہور ۱۹ ۱۔ فروری۔ "ہر مسلمان کا یہ مقدس فرض ہے کہ وہ غیر مسلم عورتوں کو برآمد کرنے کے سلسلے میں حکومت کی پوری پوری مدد کرے تاکہ انکو انکے وارثوں تک پہنچایا جائے۔ ایسا کرنے سے انکار کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔" یہ اپیل مولانا بشیر احمد افغان اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلقات عامہ (فیلڈ پبلسٹی) نے ۱۷ فروری کو جلالپور جٹاں ضلع گجرات کے ایک عظیم جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کی۔ آپ نے لالہ موسیٰ کے نارمل سکول کے سٹاف اور طلبہ کے سامنے بھی تقریر کی اور انہیں اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے اور ایمان کو مضبوط بنانے کی تلقین کی۔ (ا۔پ)

روزنامہ الفضل لاہور
۲۰ فروری ۱۹۴۸ء

# کیا اسلامی پردہ فطرت کے مطابق ہے؟

اسلام کا دعوےٰ ہے کہ وہ ایک فطری مذہب ہے۔ یعنی اس کے احکام عین فطرت کے مطابق ہیں یہ دعوے خود قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو اینچ پینچ سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔ بلکہ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے۔ کہ اسلام فطرت کے مطابق ہے۔

یہ بات بھی ثابت ہے کہ قرآن کریم میں عورتوں کو پردہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ مسلمانوں نے اپنے اپنے ملکی حالات کے مطابق اس حکم کی پابندی کے لئے کیا طریقے اختیار کئے۔ ہم یہاں اس سوال پر بحث نہیں کرینگے کہ مختلف قوموں نے عورتوں کے پردہ کی کیا کیا صورتیں نکالیں۔ لیکن اس بات میں سب کو اتفاق ہے کہ پردہ کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے۔

یہاں ہم نے قرآن کریم کے دو اصولوں کا ذکر کیا ہے۔ اول یہ کہ اسلام فطرت کے مطابق ہے۔ دوم یہ کہ اسلام عورتوں کو پردے کا حکم دیتا ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا یہ دونوں باتیں ایک دوسری سے مطابقت کھاتی ہیں یا نہیں یعنی اسلام فطرت کے مطابق ہے۔ تو کیا عورتوں کا پردہ بھی فطرت کے مطابق ہے۔ اگر پردہ فطرت کے مطابق نہیں۔ تو ثابت ہوا کہ کم از کم اسلام کا یہ حکم فطرت کے مطابق نہیں۔ اس لئے یہ بات غلط ہے کہ اسلام کے تمام احکام فطرت کے مطابق ہیں لیکن اسلام کا دعوےٰ ہے کہ وہ فطرت کے مطابق ہے۔ اس لئے اس کا یہ دعوےٰ غلط ہے۔ اس وقت ہمارے زیر غور صرف یہی امر ہے۔

آپ دیکھتے ہیں کہ گو عورت اور مرد کی بناوٹ ایک ہی طرح کی ہے۔ لیکن دونوں میں جو فرق ہے وہ خود بخود ظاہر ہے۔ عورت کا عورت ہونا اور مرد کا مرد ہونا خود دونوں کے فرق کو ظاہر کر رہا ہے یہ اتنا ظاہر فرق ہے۔ کہ اس کی مزید تشریح کی چنداں ضرورت نہیں۔ لیکن اگر آپ ذرا زیادہ غور فرمائینگے۔ تو آپکو احساس ہوگا کہ یہ فرق کوئی چھوٹا سا فرق نہیں۔ بلکہ ایک نہائت اہم اور عظیم فرق ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ اگر یہ فرق کسی طرح مٹ جائے۔ تو دنیا میں کیا انقلاب رونما ہو جائے۔ یہ تو ظاہرا فرق ہے لیکن ذرا اور زیادہ غور کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اس فرق کے ساتھ ساتھ عورت اور مرد کے مزاج میں بھی بڑا فرق پڑ گیا ہے۔ اخلاق کے پہلو کو جانے دیجئے صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھئے۔ جہاں ایک مرد اپنی فطری غرض کو پورا کرنے میں تقریباً بالکل آزاد ہے۔ وہاں عورت کا یہ حال نہیں۔ عورت اپنی فطرت کی غرض جو صحیح طور پر پورا کرتی ہے۔ تو اس کے بعد ایک خاص مدت تک اگر وہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے آزاد ہو جائے گی۔ تو یقیناً فطرت کے مدعا میں خلل پیدا ہوگا۔ عورت کے نسوانی پہلو کا تقاضا ہے۔ کہ وہ نسل انسانی کے قیام کے لئے اپنی زندگی کا ایک خاص زمانہ وقف کرے اگر وہ ایسا نہیں کرے گی۔ تو وہ کم و بیش فطرت کے اس مدعا کو ناکام بنائے گی۔ لیکن کیا فطرت نے عورت پر یہ سختی کی ہے۔ کہ وہ اس کے اس مدعا کو پورا کرنے کے لئے اپنے جذبات کو جبراً روکے اور اس تکلیف کو برداشت کرے۔ جو جبر کی وجہ سے اس کو برداشت کرنی پڑتی۔ کیا یہ اسیر فطرت کا ظلم نہ ہوتا۔ کیا اس سے یہ صریح بے انصافی نہ تھی۔ یہی بات ہم کو اس بات پر ذرا اور زیادہ غور کرنے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اور ہم اس حقیقت سے آشنا ہوتے ہیں کہ فطرت نے عورات پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ جبر سے کام لینے کی بجائے خود عورت کی فطرت میں ایک یہ پہلو رکھ دیا ہے کہ اپنے خاص اغراض کے تقاضا میں مرد سے زیادہ بہت زیادہ صابر اور سرد مزاج بنائی گئی ہے عورت کا یہی انفعالی مزاج اس کے آڑے آتا ہے۔ اور وہ فطرت کے تقاضائے بقائے نسل کی تکمیل کر سکتی ہے۔ لیکن مرد کا یہ حال نہیں۔ ایک لاکھ بلکہ ایک کروڑ میں سے آپ کو کوئی ایسی مثال شائد نہ ملے گی۔ کہ جہاں مرد کی بجائے عورت نے اقدام کیا ہو۔ عورت کے مزاج میں اللہ تعالےٰ نے یہ خوبی رکھی ہے۔ کہ وہ اپنے زبردست سے زبردست جذبہ کو بھی دبا سکتی ہے۔ لیکن مرد ایسا نہیں کر سکتا۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ اگر یہ حقیقت ہے تو یہی ہمارے اس دعوے کی بنیاد ہے کہ اسلامی پردہ فطرت کے مطابق ہے۔

آؤ اب ایک اور بات پر غور کریں کسی انگریز مصنف کا قول ہے کہ انسان جذبات کی گٹھڑی ہے۔ جذبات کیا ہیں جذبات وہ طاقتیں ہیں جو انسان کو عمل کی تحریک کرتی ہیں۔ یہ اپنی ذات میں نہ اچھے ہیں نہ برے۔ کوئی جذبہ بھی اپنی فطرت میں اچھا یا برا نہیں ہوتا۔ وہ ایک طاقت ہے صرف طاقت جس طرح بجلی کی طاقت اپنی ذات میں اچھی یا بری نہیں ہوتی۔ اسی طرح جذبات کی طاقتیں بھی اپنی ذات میں گناہ و ثواب سے مبرا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر ثابت کیا ہے فطرت نے عورت کے جذبہ جنسیت پر اپنی مطلب براری کے لئے اپنی طرف سے پابندیاں لگا دی ہیں۔ جو انفعالیت کی صورت میں بروئے کار آتی ہیں عام زبان میں اس کو ہچکچاہٹ یا شرم و حیا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لیکن مرد کے اس جذبہ پر ایسی پابندیاں نہیں ہیں۔ اس کی وجہ بھی ظاہر ہے۔ کہ اگر دونوں طرف یکساں پابندیاں ہوتیں تو فطرت بقائے نسل کے مدعا میں ناکام رہ جاتی۔ لیکن دوسری طرف مرد کی اس آزادی کے خطرہ سے بچنے کی کیا صورت نکل سکتی ہے۔ یہیں ہے جہاں ایک اور اصول فطرت بروئے کار آتا ہے۔ اور وہ ہے انسانی سوسائٹی کے توازن کا اصول۔ انسان ایک معاشری حیوان ہے۔ معاشرہ کا شائد پہلا اصول قیام توازن ہے۔ اگر آپ اس سے انکار کرینگے۔ تو آپ کو افریقہ کے جنگلوں میں چلے جانا پڑے گا۔ اور اس تمام قانون اور ضابطوں کے دفاتر کو دریا برد کرنا پڑے گا جس پر انسانی تمدن فخر کر سکتا ہے۔ آپ انسانی سوسائٹی کے ابتدائی سے ابتدائی حالات میں بھی کسی قانون کسی ضابطہ عمل کی کارفرمائی ضرور ملاحظہ فرمائیں گے۔ اسلام بھی ایک ضابطہ عمل ہی ہے جو انسانی عقل کا بنایا ہوا نہیں۔ بلکہ ہمارا اعتقاد ہے کہ فاطر ہستی کا بنایا ہوا ہے

مرد کے تجاوزی رجحان کو روکنے کے لئے عقل نے بھی قواعد بنائے۔ اور ان قواعد کے مطابق اسیر پابندیاں لگائیں۔ اس سے ثابت ہے کہ یا فطرت بھی عقل کی راہ نمائی میں چاہتی ہے۔ کہ یہ پابندیاں لگائی جائیں۔ ورنہ سوسائٹی کا نظام نہیں چل سکتا۔ لیکن عقل انسانی چونکہ ناقص ہے۔ اور بہت دیر کے بعد صحیح نتیجہ پر پہنچتی ہے۔ اس لئے جو پابندیاں اس نے لگائیں وہ اسی قسم کی تھیں جن کا اثر مرد کے لئے ظلم متصور ہو سکتا ہے۔ مثلاً اس کی بے راہ روی کے لئے جس پر وہ اکثر فطرتاً مجبور ہو جاتا ہے۔ جسمانی دردناک سزائیں تجویز کیں۔ یہ ایک طرح کا ظلم ہے جس کو فطرت جائز نہیں رکھ سکتی۔ اگر عورت اپنی تمام دلاویزیوں کا جال پھیلا دے۔ تو مرد یقیناً اس جال میں پھنسنے کے لئے مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اس لئے اسلام نے مرد پر بھی رحم کیا اور عورت سے بھی کہا کہ تو اپنی شمشیر جاذبیت کو ذرا میان ہی میں رکھا کر اور بغیر ضرورت کے میان سے مت نکال۔ اس کو بالکل تزئین سے منع نہیں کیا۔ بلکہ جہاں فطرت نے اس کو زیادہ جبر اور صبر عطا کر کے اسیر ایک طرح کا رحم کیا تھا وہاں اس الہٰی حکم نے اس کے بدلے میں ایک بہت چھوٹی سی رعایت بھی اس سے طلب کی۔ جس کو ملحوظ رکھنا قطعاً اس پر گراں نہیں ہونا چاہیئے۔ یہی اسلامی پردہ کی بنیاد ہے۔ اس میں کونسی غیر فطری چیز ہے۔

## کیا ہم آزادی کے لائق نہیں

اس وقت جس چیز کی سب سے بڑی ضرورت ہے وہ نیک خیالی ہے۔ گذشتہ ہولناک دنوں میں دونوں ملکوں کو ایک خون کے سیلاب سے گزرنا پڑا ہے جس کی مثال تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ لاکھوں بیگناہ جانیں بے دریغ ضائع ہوئیں۔ ہزاروں معصوم بچوں اور عورتوں کو سب سے بڑی سفاکی کا جو کسی حیوان سے ممکن ہو سکتی ہے شکار ہونا پڑا۔ حیرانی یہ ہے کہ جو کچھ بھی ہوا بلا وجہ ہوا۔ انگریز نے ہماری گردنوں سے اپنی غلامی کا جوا اتار لیا۔ چاہیئے تھا کہ اس بے نظیر انقلاب کا ہم پر اچھا اثر ہوتا۔ ہم آرام کی سانس لیتے۔ ہمیں خوشی میں ایک دوسرے کو گلے لگا لینا چاہیئے تھا۔ مگر ہوا اس کے بالکل برعکس ہم نے ایک دوسرے کو محبت سے گلے لگانے کی بجائے ایک دوسرے کے گلے کاٹنے شروع کر دیئے چاہیئے تھا ہمارے بچے ہماری مائیں بہنیں اور بیٹیاں زیادہ محفوظ ہو جاتیں۔ لیکن ہوا یہ کہ ہمارے بچے ہماری آنکھوں کے سامنے بے دردی سے قتل ہوئے ہماری بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں کی کھلم کھلا بے عزتی ہوئی۔ ہم نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو پوجا۔ بعض نیک دل لوگوں کا خیال ہے جیسا کہ ہمارے ملک میں کہا جاتا ہے۔ کہ جن بغیر نشانی دیئے کے نہیں نکلتا۔ انگریز نے بھی نکلتے ہوئے اپنی نشانی دی ہے۔ یہ دکھانے کے لئے کہ ہم آزادی کے لائق نہیں۔ سوچنا چاہیئے کہ کیا واقعی ہم آزادی کے لائق نہیں؟ بیشک جب تک ہمارے بچے ہماری بہنیں ہماری بیٹیاں ہماری مائیں اپنے اپنے گھروں میں واپس نہیں آجاتیں۔ ہم اپنے عمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ ہم آزادی کے لائق نہیں۔ انگریز کامیاب ہے۔ انگریز کی فتح ہے:

---

## جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۲۹ء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ مجلس شوریٰ مورخہ ۲۶ ۲۷ امان ۱۳۲۷ھش مطابق ۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء بروز جمعہ و ہفتہ بمقام رتن باغ لاہور منعقد ہوگی۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس مشاورت)

---

## پتہ مطلوب ہے

مجھے میاں اکبر علی صاحب محلہ دار الرحمت قادیان سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو خاکسار کو اطلاع دیں:۔

فضل دین (چوہدری) خوربلیاں ڈاکخانہ پڈھانہ
تحصیل و ضلع لاہور

# ایک عظیم الشان نشان آسمانی

از مکرم عبد الحمید صاحب آصف

۱۸۸۶ء کے شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائی منشاء کے ماتحت ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے چالیس دن تک ایک علیحدہ مکان میں جو آبادی سے کسی قدر جدا تھا عبادت اور ذکر الٰہی میں وقت گزارا۔ ان ایام میں آپ پر بہت سے انوار سماوی کا انکشاف ہؤا۔ آپ کو انہی دنوں الہامات میں بتایا گیا۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو ایک ایسا لڑکا دے گا۔ جو خدا کی طرف سے ایک خاص رحمت کا نشان ہوگا اور اس کے ذریعہ دین کو بہت ترقی حاصل ہوگی۔ آپ نے اس موعود لڑکے کے متعلق ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں آپ نے اس پیشگوئی کا ذکر کیا۔ جو اسی صفحہ پر درج ہیں۔

۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار میں اس پیشگوئی کے متعلق تحریر فرمایا۔

"یہ صرف پیشگوئی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلےٰ واولےٰ واکمل وافضل واتم ہے۔"

۱۸۸۷ء کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہؤا۔ جس کا نام آپ نے بشیر احمد رکھا۔ وہ لڑکا ۱۸۸۸ء کے آخر میں فوت ہوگیا۔ تو بعض لوگوں نے اس پر بہت شور مچایا۔ کہ پیشگوئی غلط نکلی۔ اور یہ کہ جس لڑکے کے متعلق اس شدومد سے خبر دی گئی تھی وہ صرف چند ماہ زندہ رہ کر فوت ہوگیا۔ چنانچہ آپ نے اپنے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں یہ لکھا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ "دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہؤا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

چنانچہ خدا تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق بشیر اول کی وفات کے بعد ابھی ستر دن نہیں گزرے تھے کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو وہ لڑکا پیدا ہؤا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور یہی وہ لڑکا ہے۔ جس کا مندرجہ بالا پیشگوئی میں ذکر ہے۔ اور یہی وہ لڑکا ہے۔ جو اس وقت جماعت احمدیہ کا امام ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ تسلیم شدہ عقیدہ ہے۔ کہ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ میں پوری ہوئی۔ کیونکہ آپ کے اوصاف اور آپ کی خلافت کے حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ ہی اس کے مصداق ہیں۔ چنانچہ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنی ایک خواب کی بناء پر جو آپ نے ۵ جنوری ۱۹۴۴ء کی رات کو لاہور میں دیکھا یہ اعلان فرمایا کہ آپ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ چنانچہ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو حضور نے ہوشیارپور کے اس تاریخی مقام پر جہاں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مصلح موعود کی بشارت دی تھی ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔"

(الفضل ۲۴ فروری ۱۹۴۴ء)

پھر ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں حضور نے تقریر کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ

"میں اس واحد وقہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی۔ کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی" (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

اس قسم کے حلفیہ اعلانات حضور نے ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو لدھیانہ اور ۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء کو ہندوستان کے پایۂ تخت دہلی میں بہت بڑے جلسوں میں کئے۔ خدا تعالےٰ کا خوف اپنے دل میں رکھنے والے احباب غور فرمائیں۔ کیا اس قسم کے حلفیہ اعلانات کوئی جھوٹا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ پھر کیا خدا تعالےٰ اسے مہلت دے سکتا ہے۔ اور اس کے لئے ترقی اور کامیابی کے دروازے کھول سکتا ہے۔ نہیں اور یقیناً نہیں۔ پھر کیا ان لوگوں کے لئے نہایت ہی خوف اور ڈر کا مقام نہیں جو ایک صادق کے حلفیہ اعلانات کی طرف توجہ نہ کریں۔ اور خدمت اسلام کی خاطر اس کے جھنڈے تلے جمع نہ ہوں۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ اور وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آتے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ قومیں اس سے برکت پائینگی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیا"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

## تبلیغی جدوجہد مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

### از یکم جنوری تا ۳۱ جنوری

عرصہ زیر رپورٹ میں نظارت دعوت کے ۱۶ مبلغین تبلیغی فرائض انجام دیتے رہے۔ اور انہوں نے اضلاع گوجرانوالہ۔ جہلم۔ سرگودہا۔ جھنگ۔ لائلپور۔ مردان۔ پشاور شہر۔ لاہور۔ کراچی۔ دہلی۔ بمبئی۔ حیدرآباد دکن۔ رانچی۔ مالابار اور صوبہ سندھ میں مجموعی طور پر حسب ذیل کام کیا۔

۱۲۱ مقامات کا دورہ کیا گیا۔ اور جماعتوں کی تنظیم کی گئی۔ جماعتوں کے تبلیغی جلسوں میں علاوہ جماعتی تربیتی درسوں و جلسوں کے ۴۸ لیکچر دیئے گئے۔ ۲۸۷ احباب زیر تبلیغ رہے۔ ۶ احباب بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ اس کے علاوہ روزانہ درس قرآن کریم و حدیث و کتب سلسلہ کا کام کیا گیا۔ اور جماعتی تنظیم و بیداری کے لئے جدوجہد جاری رہی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور

## کوہالی کے دوست کہاں ہیں؟

کوہالی تھانہ سری گوبندپور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے مسلمان مغربی پنجاب میں جہاں آباد ہوئے ہوں اپنے پتہ سے مجھے مطلع فرمائیں۔ کوہالی کے رہنے والے فتح محمد اور غلام حیدر اور علی احمد اور فیض احمد اور حسن محمد آجکل جالندھر کے جیل خانہ میں قید ہیں۔ اور وہ اپنے عزیزوں کی وجہ سے فکرمند ہیں۔ چوہدری خورشید احمد کوہالی والے اور ان کے والد چوہدری نواب دین جہاں بھی ہوں اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے عزیزوں کو جالندھر میں خیریت کا خط لکھا جا سکے

خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان رتن باغ لاہور

# مصلح موعود کے ملی اور سیاسی کارنامے

از مکرم مرزا محمد حیات صاحب تاثیر گوجراتی

کفر کی تیرہ و تاریک رات سارے عالم پر چھا چکی تھی۔ دہریت کے بادل گھر آئے تھے۔ شیطان اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حملہ آور ہو رہا تھا۔ بندہ اپنے آقا سے دور گمراہی کی پُر خار وادیوں میں ... تھا۔ تاریکی کفر اور رہبر کا فقدان اسے قعر مذلت میں گرایا ہی چاہتا تھا کہ ناگہاں ناامیدی اور مایوسی کے بادل چھٹنے شروع ہوئے۔ اندھیرا آہستہ آہستہ بھاگنے لگا اور مشرق سے ایک روشنی کی کرن سرزمین ہند میں قادیان کی پیاری بستی سے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ آپ نے مسیح موعود اور مہدی موعود کا دعویٰ کرتے ہوئے یہ مژدۂ جانفزا سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث فرمایا ہے کہ تا دین اسلام دنیا کے تمام مذاہب پر غالب آئے۔ اس پیغام کا سننا تھا کہ گرتے ہوئے سنبھلے اور اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے مارنے والے ہوشیار ہوگئے مگر اندھی دنیا نے پھر بھی اس روشنی کو جھٹلایا اور جی بھر کر آپ کی تکذیب کی۔ تب اس محبوب خدا کا دردمند دل بہت پسیجا۔ اس کی آنکھ دن رات اس انکار پر اشکبار رہنے لگی۔ اس نے رو رو کر سجدہ گاہ بھی تر کر دی۔ حتیٰ کہ چالیس دن تک دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہ کر ہوشیار پور میں اسلام کی فتح و نصرت کے لئے اپنے مولیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ جس کے نتیجہ میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بطور نشان آپ کو ایک بیٹے کی بشارت دی گئی۔ اور بتایا گیا کہ وہ بیٹا حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ گمراہی اور ضلالت میں گرفتار لوگوں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اس کا نزول خدا تعالیٰ کا نزول ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور دین اسلام اس کے ذریعہ تمام دنیا پر غالب آئے گا۔ چنانچہ وہ فرزند دلبند اور گرامی ارجمند خدائی وعدوں کے مطابق اپنے وقت پر ظاہر ہوا اور وہ وہ کارہائے نمایاں اس مظفر و منصور ہستی نے اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے سر انجام دئے کہ تاریخ اسلام میں یہ کارنامے جلی حروف سے لکھے جائیں گے۔ اور آپ کا نام نامی سنہری حروف میں اسلام کے فتح نصیب جرنیلوں کی فہرست میں لکھا ہوگا۔

آج بیس ۲۰ فروری ہے اور اس پیشگوئی پر پورے باسٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اسی لئے ازدیاد ایمان کی خاطر اس پسر موعود کے چند کارنامے پیش کرتا ہوں تا کہ معلوم ہو کہ یہ پیشگوئی کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

(۱) ختم نبوت۔ سب سے پہلے آپ نے ختم نبوت کے مسئلہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بوجہ خاتم النبیین ہونے کے نبوت کے فیضان سے دنیا کو محروم کرنے والے نہیں۔ بلکہ خزائن نبوت کو تقسیم کرنے والے۔ کلید بردار اور کوثر نبوت کے حوض میں سے جام نبوت بھر بھر کر پلانے والے ہیں۔ اور خاص شان کی نبوت کا افتتاح کرنے والی آپ ہی کی قوت قدسیہ ہے۔ مگر دنیا والے آپ کی اس ممتاز اور یکتا خوبی سے جو آپ کو دوسرے تمام انبیاء کے مقابلہ میں سب سے بالا اور بلند تخت پر جلوہ افروز کرتی ہے نہ صرف انکار بلکہ انکار پر اس قدر اصرار کر رہے تھے کہ سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کی اس عقیدت اور حب رسول کے مقابل ایک زبردست محاذ سارے ہندوستان میں قائم کیا گیا مگر وہ جسے خدا تعالیٰ نے فتح و ظفر کی کلید بخشی تھی ان سب کے مقابلہ میں مظفر و منصور ہوا اور آج لاکھوں کی جماعت رسول حجازی کی اس عظیم الشان خوبی کا اظہار کرتی ہوئی اکناف عالم میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

(۲) خلافت۔ نبوت کے بعد خلافت کا مسئلہ نہایت پیچیدہ صورت اختیار کر چکا تھا۔ جماعت پر خطرات کے بادل منڈلا رہے تھے اور مستقبل بظاہر بھیانک خطرات کے نرغہ میں گھرا ہوا تھا کہ ناگہاں تاریک بادلوں میں سے خدا کی تجلی چمکی بادل پھٹنے لگے۔ آسمان سے خدا کے فرشتے نرسنگا بجاتے ہوئے مملکت آسمانی کی طرف سے بہترین انسان کے انتخاب کی منادی کرنے لگے اور قدسیوں کے دلوں میں آسمانی انتخاب کا القاء کرنے لگے۔ تب نگاہیں مقدس محمود سردار کی طرف بیتابانہ اٹھنے لگیں۔ اور احمدیت کے پروانے اس شمع نورانی کے گرد اپنی عزیز ترین جانیں نچھاور کرنے کے لئے جمع ہونے شروع ہوئے۔ تب سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود نے بھی اس انتخاب کو آسمانی انتخاب کا ظل یقین کرتے ہوئے اپنے اولوالعزمانہ دوش پر خلافت کے بار عظیم کو اٹھایا اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنی کامیابیوں اور کامرانیوں کے باعث خلافت کی ضرورت۔ اہمیت اور برکات و فیوض کو نہایت ہی واضح رنگ میں دنیا پر ظاہر کیا اور دنیا کو فتح کرنے کے لئے اسلامی نظام حکومت کی اس قدر مستحکم بنیاد رکھی کہ آج دعوۃ و تبلیغ۔ بیت المال ضیافت۔ امور عامہ۔ امور خارجہ۔ جائداد۔ بہشتی مقبرہ تالیف و تصنیف۔ تعلیم و تربیت۔ ڈاک۔ تجارت صنعت و حرفت۔ نظارت اعلیٰ۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال احمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ اور وقف زندگی کے شعبے ہیں۔ اس آنے والی فتح و کامرانی کا یقین دلا رہے ہیں۔

(۳) سفر یورپ۔ آپ نے بعض رؤیا کی بنا پر بلاد غربیہ کا دورہ کیا تا وہاں کے حالات معلوم کریں۔ کہ احمدیت اور اسلام کی تبلیغ کس طرح وہاں کامیابی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ آپ نے لنڈن پہنچ کر ملاقاتوں اور لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا۔ چنانچہ آپ کا سب سے بڑا شاندار اور کامیاب لیکچر مذاہب نمائش گاہ میں پڑھا گیا۔ جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نام سے چھپ چکا ہے۔ لیکچر ختم ہونے پر ہال چیرز اور مبارکباد کی کے شور سے اس قدر گونج رہا تھا کہ صدر کو ریمارکس کرنے کے لئے چند منٹ توقف کرنا پڑا۔ اور آخر میں اس نے شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کو اس عظیم الشان کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔ لیکچر کی کامیابی پر حضرت کے فوٹو کے ساتھ مختلف اخبارات نے آرٹیکل لکھے۔ جن کا لکھنا باعث طوالت ہے۔ پھر دوسرا واقعہ جس کے ذریعہ سارے یورپ میں شور برپا ہو گیا۔ لنڈن میں مسجد فضل کے سنگِ بنیاد کی تقریب سعید ہے۔ اس موقعہ پر لنڈن کے امراء وزراء اور معزز طبقہ کے لوگوں کے علاوہ جاپان جرمن۔ سرویا۔ زیکوسلواکیہ۔ لتھونیا۔ مصر۔ امریکہ اٹلی۔ آسٹریلیا اور ہنگری کے سفراء۔ وزراء اور نمائندے بھی شامل تھے اور دارالسلطنت لنڈن میں شہنشاہ ارض و سماء کے بیت مقدس کی تعمیر اور اس کی تکمیل کے بعد اس کے افتتاح کی تقریب پر جو دلکش منظر تھا۔ الفاظ میں اس کی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی۔ یورپ کی سرزمین نے ایسا عجیب اور شاندار اور جاذب نظر منظر کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ چنانچہ اخبار سوتھ فیلڈ نیوز نے لکھا۔

"لنڈن نے کل ایک ایسا نظارہ دیکھا۔ جیسے اس نے اپنی طویل تاریخ میں نہیں دیکھا"

غرض حضور کا یہ سفر اور لنڈن میں آپ کا چار ماہ تک قیام اسلام کے لئے نہایت ہی مفید اور بابرکت ثابت ہوا اور اس قدر اخبارات میں چرچا ہوا کہ وہاں کے لوگ کہتے ہیں شاید ہی کسی انسان کا ذکر اتنی دیر تک اخبارات نے کیا ہو۔ اسلام اور احمدیت کی تعلیم جو حضور نے یورپ کے سامنے پیش کی۔ لوگ اس قدر اس سے متاثر تھے کہ یورپ کا مشہور مبصر اور فلاسفر جارج برنارڈ شا بھی اعلانیہ پکار اٹھا کہ:۔

"چند صدیوں کے اندر اندر یورپ عموماً اور انگلستان خصوصاً اسلام قبول کرے گا"

(۴) ترک موالات۔ آپ کا چوتھا مہتم بالشان کارنامہ مسلمانان پنجاب کو خطرناک ہلاکت اور سیاسی غلطی سے بچانا ہے۔ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کو سرزمین ہند سے مٹا دینے کے لئے ترک موالات اور ہجرت کے رنگ میں ایک گہری چال چلی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ ایک طرف تو مسلمانوں کو ملازمتوں سے محروم کر کے بیدست و پا بنا دیا جائے اور دوسری طرف یہ خوفناک ارادہ مخفی تھا کہ مسلمان اس تحریک کے ذریعہ جوش میں آ کر ایک تو گورنمنٹ سے بگاڑ لیں گے اور اپنی جائدادیں ہمارے ہاتھ کوڑیوں کے مول فروخت کر کے ایسے علاقوں میں چلے جائیں گے۔ جہاں سے انہیں واپس لوٹنا نصیب نہ ہوگا اور اس خطرناک چال کو کامیاب بنانے کے لئے عام تجربہ شدہ دستور کے مطابق انہوں نے مسلمانوں میں سے ہی غدار و قوم فروش علماء اور نام نہاد لیڈروں کو ... اور ... روپیہ کا درشن دے کر اپنے دام میں لے لیا۔ مگر حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کے مخفی ذہین و فہیم وجود نے اس گہری سازش کو بھانپ لیا اور اسی وقت اپنی خداداد فراست کے ماتحت ترک موالات اور ہجرت۔ سے ایک مفصل مضمون کے ذریعے جو ترک موالات کے نام سے ہی چھپا ہوا ہے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ چنانچہ بعد کے حالات بتاتے ہیں کہ اگر حضور کی یہ چیز مسلمانوں کے سامنے پیش نہ کی جاتی تو اس قدر تباہی اور ہلاکت کا سامنا کرنا پڑتا کہ شاید تاریخ اس کی مثال پیش نہ کر سکتی۔

(۵) مظلومین کشمیر کی امداد۔ پانچواں کارنامہ جو حضور کی سوانح حیات میں جلی اور سنہری حروف کے ساتھ چمکتا رہے گا۔ وہ صدیوں کے مظلوم مسلمانان کشمیر کو آہنی پنجہ اور آزار وہ غلامی کی زنجیروں سے آزادی دلانے کا ہے۔ وہاں کشمیر کی حالت تعلیم یافتہ طبقہ کی نظروں سے مخفی نہیں۔ یہ ستم رسیدہ قوم جن مظالم کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ وہ ناقابل بیان نہیں۔ مالکانہ اختیارات۔ ملازمتوں اور تعلیم سے محرومی جائدادوں کی ضبطی اور جائز حقوق کے مطالبہ پر وحشیانہ اور سنگدلانہ سزائیں۔ بے گناہ کی ذلیل کن سزا اور سب سے بڑھ کر ان نیت سوز سزا یہ کہ ان بیچاروں کو اس مذہبی آزادی کے زمانہ میں بھی مذہبی قیود میں جکڑا ہوا تھا اور عام مذہبی حقوق کے مطالبہ پر حیوانیت کا حق ہے انہیں سنگینوں کی نوکوں پر اچھالا گیا۔ مگر اس تباہ حال مظلوم قوم کی امداد اور فریادرسی کے لئے کسی کو بھی کوئی تدبیر نہ سوجھی اور صرف زبانی ہمدردی اور دلجوئی سے کام لینا کافی خیال کر لیا گیا۔ اس پر آشوب وقت میں بھی ایک دردمند دل اس مظلوم ... ستم رسیدہ قوم ... کے لئے تڑپ رہا تھا۔ ایک آنکھ دن رات آنسوؤں کی جھڑی لگا رہی تھی اور ایک پیشانی تھی جو اب بھی اپنے آقا کے حضور ان بیچاروں کے مجروح قلوب پر امداد کا پھایا رکھنے کے لئے سجدہ کناں تھی۔ یہ دل میرے آقا کا دردمند دل، یہ آنکھ اور رشک مہتاب جبیں پیارے محمود کی جبیں تھی۔ بالآخر رحمت خداوندی کا سمندر جوش میں آیا اور یہ دردمند انسان بچشم گریاں و قلب بریاں ان ستم رسیدہ مظلوموں کی رہائی کے لئے آگے بڑھا۔ ... سر ذوالفقار علی خاں۔ خواجہ حسن نظامی۔ خان بہادر شیخ رحیم بخش۔ نواب گنج پورہ اور مولوی محمد اسماعیل صاحبان جیسے زعمائے قوم کے مشورہ سے آل انڈیا کشمیر کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ خوش قسمتی سے اس کانفرنس کی صدارت کے لئے بھی قرعہ صدارت حضرت محمود ایدہ اللہ کے نام پر ہی پڑا اور آپ نے باوجود بعض لوگوں کی مخالفت کے وہ کارہائے نمایاں اس میدان میں دکھائے کہ سرزمین کشمیر کی ایک ایک وادی ایک ایک سبزہ زار اور ایک ایک گھر مرزا محمود زندہ باد۔ مرزا محمود زندہ باد! کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہا تھا اور بچہ بچہ کی زبان پر یہ نام مبارک چڑھا ہوا تھا۔ جس کے سر پر شاندار اور فتح نمایاں کا سہرا خدا کی طرف سے رکھا گیا غرض جو کام آپ نے کیا وہ سنہری حروف سے تاریخ کشمیر میں لکھا جائے گا۔ اور نہ مٹنے والے حروف میں سب سے پہلے آپ کا نام درج ہوگا

(۶) تحریک ... شدھی ... راجپوتانہ میں ارتداد کا سیلاب ...

اور یہ آیا کہ کئی لاکھ نومسلم اچھوت اس میں بہتے چلے جا رہے تھے۔ مگر سادا احمدیت نے ایک اولوالعزم جرنیل کی طرح آگے بڑھ کر اس کفر کی یلغار کا مقابلہ کیا۔ اور پھر آپ کی ہدایت کے ماتحت کئی سال تک ہر تین ماہ کے بعد سینکڑوں آدمیوں کا جانباز دستہ اس میدان جنگ کی طرف روانہ ہوتا۔ ان دستہ ہائے اسلامی میں گریجویٹ امراء معزز زمیندار۔ تاجر اور عہدیدار شامل ہوتے اچھے اچھے تعلیم یافتہ ناز و نعمت میں پلے ہوئے۔ گریجوایٹ اور [illegible] کے بوڑھے اپنے کندھوں پر بستر اٹھائے ہوئے کئی پیاسے کئی کئی میل جوش و مسرت کے ساتھ پاپیادہ نکل جاتے اور بڑے بڑے نواب اور امراء قسما قسم کے کھانوں کو چھوڑ کر صرف روکھی سوکھی روٹی اور اچار پر اکتفا کرتے ہوئے اپنے آقا کے ارشاد کے ماتحت شد[illegible] اسلام کی سرسبزو شاداب بنانے کے لئے چلے جاتے تھے۔ آخر چند ماہ نہ گذرنے پائے تھے کہ حریف کی فوجوں میں بھاگڑ پڑ گئی اور میدان احمدی جماعت کے ہاتھ رہا کئی غیر متعصب جو صرف عقائد کا اختلاف رکھتے تھے وہ تو پہلے ہی سلسلہ کی سرفروشانہ خدمات پر رطب اللسان تھے۔ مگر یہ پہلا موقعہ تھا کہ جس پر جماعت نے مخالفوں کی طرف سے بھی اپنی بے لوث خدمات پر خراج تحسین حاصل کیا۔ چنانچہ اخبار زمیندار مورخہ ۲۹ جون ۱۹۲۳ء نے لکھا کہ

"قادیانی احمدی اعلیٰ ایثار کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کا قریباً ایک سو مبلغ امیر وفد کی سرکردگی میں مختلف دیہات میں مورچہ زن ہے۔ ہم گو احمدی نہیں۔ مگر ہم احمدیوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جس ایثار کا ثبوت جماعت احمدیہ نے دیا ہے وہ سوائے متقدمین کے مشکل سے ملتا ہے شدت کی گرمی اور لوؤں میں وہ اپنے امیر کی اطاعت کر رہے ہیں"

اسی طرح اخبار ذوالفقار لاہور ۱۷ جنوری ۱۹۲۴ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ

"ہم یہ ضرور کہیں گے اور انصاف سے کہتے ہیں کہ احمدی جماعت کے اس میدان میں نہایت درجہ کی مشکلات اور آہنی دیوار[؟] دیواریں حائل کر دینے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا گیا۔ مگر یہ اپنے کام میں نہایت خاموشی سے لگے رہے۔ اور دشوار گذار گھاٹیوں سے عبور کر گئے"

یہ وہ الفاظ ہیں جن کے بعد مجھے اپنی طرف سے کسی بات کے کہنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

والفضل ما شهدت به الاعداء

(۷) نہرو رپورٹ پر تبصرہ۔ ساتواں کارنامہ حضرت فضل عمر کا یہ ہے کہ آپ نے عین اس وقت جب کہ مسلمانوں کے سیاسی اور ملی حقوق خطرہ میں تھے مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال تھا اور لاوارث بچہ کی طرح ان کی قسمت کے حصے بخرے ہو رہے تھے اور فیصلہ ان کے غیر کے ہاتھ میں تھا یعنی نہرو رپورٹ کے ذریعہ مسلمانوں کے مستقبل پر چھاپہ مارنے کا ارادہ تھا۔ ایک بھی لیڈر کی نظر اس ڈائنامیٹ پر نہ پڑی۔ مگر ایک خداداد ذہین انسان کی نظریں اس وقت بھی اس سازش کی پاتال میں ہونے والے واقعات کا جائزہ لے رہی تھیں۔ چنانچہ آپ نے نہرو رپورٹ پر ایک مکمل اور مبسوط تبصرہ کیا اور مسلمانوں کو اس زہر ہلاہل پر جو اس رپورٹ میں مغالطوں کی مٹھاس کے ساتھ ان کی ہلاکت کے لئے تیار کیا گیا تھا آگاہ کیا چنانچہ بعد کے واقعات اس حقیقت پر زندہ گواہ ہیں کہ اگر آپ مسلمانوں کو اس موقعہ پر آگاہ نہ فرماتے۔ تو وہ بالکل ایک کٹھ پتلی بن کر غیروں کے ہاتھ میں رہ جاتے

(۸) تبلیغی خطوط:۔ آٹھواں کارنامہ آپ کا یہ ہے کہ آپ نے اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں والیان ریاست اور بادشاہوں کو تبلیغی خطوط تحریر فرمائے چنانچہ تحفہ شہزادہ ویلز۔ تحفہ لارڈ ارون۔ تحفۃ الملوک ہز ہائی نس نظام حیدر آباد کے نام اور دعوۃ الامیر سابق شاہ افغانستان امان اللہ خان کے نام۔ یہ سب خطوط اب کتابوں کی صورت میں شائع ہو کر یہ گواہی دے رہے ہیں کہ کس طرح آپ نے اسلام اور احمدیت کو شاہان عالم تک پہنچانے کی سعی فرمائی۔

(۹) ہندو مسلم اتحاد:۔ نواں کارنامہ آپکا مختلف اقوام ملل میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے مسلم لیگ کے جلسہ منعقدہ ۱۹۲۳ء میں نمائندگان مسلم لیگ اور ہندو بھائیوں کے سامنے ایک مطبوعہ چٹھی کے ذریعے زبردست سکیم پیش کرنا ہے۔ آپ نے بتایا کہ کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ لوگوں کے جذبات کو مدنظر نہ رکھا جائے اور اتحاد کی بنیاد اس طرح رکھی جا سکتی ہے کہ ایک قوم دوسرے کے مذہبی امور میں دخل نہ دے اور ہر مذہب کے پیروؤں کو ذاتی اعمال میں پوری آزادی حاصل ہو۔ اس طرح آپ نے دس نہایت ہی اہم تجاویز پیش کیں جن کے تفصیلاً بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ اس کے علاوہ "ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل" کے نام سے ایک کتاب شائع کر کے جو احسان آپ نے اہل ہند پر کیا وہ ہمیشہ سورج کی سی آب و تاب کے ساتھ چمکتا رہے گا۔

(۱۰) تفسیر کبیر:۔ اگرچہ آپ نے تمام دنیا سے مفسدانہ تحریکوں کو مٹا دینے کا عزم صمیم کی۔ اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ اسلامی تعلیم کو جو فطرت انسانی کے عین مطابق اور نہایت سہل ہے۔ دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلایا جائے چنانچہ آپ نے اس ارادہ کو کامیاب بنانے کے لئے قرآن پاک کی تفسیر لکھنی شروع کی جو کئی جلدوں میں شائع ہو کر پبلک کے سامنے آ چکی ہے۔ آپ نے قرآن پاک کا دنیا کی تمام مشہور اور مروج زبانوں میں ترجمہ بھی کرایا ہے۔ جو انشاء اللہ جلد دنیا کے سامنے آ جائیگا

(۱۱) تبلیغ اسلام:۔ اگرچہ اس مختصر مضمون میں آپ کے کاموں کی تفصیل بیان کرنا ناممکن ہے۔ لیکن میں آخر میں آپ کے اس عظیم الشان کام کا ذکر کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ جو اسلامی تاریخ میں اپنی قسم کا واحد کام ہے۔ اور جس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہ کام آپ کا ان تبلیغی مشنوں کا افتتاح ہے۔ جن کا جال ساری نئی اور پرانی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ آپ دنیا کے کسی خطہ میں جائیں آپ کو احمدیہ مشن وہاں ضرور نظر آئے گا۔ یورپ ایشیا افریقہ۔ شمالی امریکہ۔ اور جنوبی امریکہ۔ آسٹریلیا الجزائر غرض کوئی براعظم نہیں جہاں احمدیہ مشنری موجود نہ ہو اور عیسائیت اور دہریت کے خلاف جنگ عظیم میں مصروف نہ ہو

آپ نے ایک غریب جماعت کے بل پر ایسا کام کیا ہے۔ کہ دنیا کی بڑی بڑی اسلامی سلطنتیں بھی ایسا عظیم الشان کام نہیں کر سکیں۔ چنانچہ دنیا کے تمام پریس نے خواہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی اس حقیقت کا کھلم کھلا اعتراف کیا ہے۔ آج دنیا کے کونے کونے میں آپ کے بھیجے ہوئے مبلغ اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کی مہم میں اپنی زندگیاں بے دریغ خرچ کر رہے ہیں۔ یہ جذبہ قربانی اس عظیم الشان شخص کی ہی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ایک کمزور اور ناتواں جماعت سے ایسے عظیم الشان کام کا سرانجام پانا ناممکن تھا۔ اس بارے میں مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ یہ کام اتنا ظاہر و باہر ہے کہ اسلام کے دشمنوں تک کو اس کی طاقت کو تسلیم کرنا پڑا ہے اور میں اللہ تعالےٰ پر امید رکھتا ہوں کہ آپ کا یہ لگایا ہوا پودا بڑھے گا پھولے گا اور پھلے گا۔ اور کفر و الحاد کے قلب میں سے ہی اسلام کی وہ نہر صافی جاری ہو گی۔ جو تمام دنیا کو سیراب کر دے گی

(انشاء اللہ تعالےٰ)

# دیدار آقا

از مکرم لطیف احمد صاحب قادیان حال ڈی۔ جی۔ آفس کلرک اوکاڑہ

آج مورخہ ۲/۱۴ بروز ہفتہ تقریباً دس بجے صبح ریلوے اسٹیشن اوکاڑہ پر ہمارے رفقاء کا ہجوم ہو رہا ہے۔ اوکاڑہ کے ہر ایک احمدی کا چہرہ متبسم دکھائی دے رہا ہے۔ ترتیب اور نظام کے ماتحت سب لائن میں کھڑے ہیں۔ سب انصار خدام و اطفال وہاں پر موجود ہیں

آج ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آمد ہے۔ اور آپ لاہور سے سندھ بذریعہ کراچی میل تشریف لے جا رہے ہیں۔ آج ہمارے چہروں پر پہلے سے زیادہ رونق ہے۔ کیونکہ ہم اپنے پیارے محسن آقا سے ملنے والے ہیں تھوڑی دیر میں کراچی میل اسٹیشن پر آئی۔ ہر ایک کے دل میں یہی امنگ تھی کہ وہ سب سے پہلے جا کر حضور کی زیارت کرے اور حضور سے مصافحہ کرے۔ آپ گاڑی سے اتر کر پلیٹ فارم پر کھڑے ہو گئے سب سے پہلے انصار۔ پھر خدام اور اطفال ہر ایک صبر و تحمل سے باری باری لائن میں آتا۔ اور حضور سے مصافحہ کرتے ہوئے آگے گذر جاتا۔ حتیٰ کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں نہ صرف سب احمدی دوست بلکہ دوسرے بھی حضور سے مصافحہ کر چکے۔ اس اثنا میں مستورات زنانہ ڈبہ سے دعا حاصل کر چکی تھیں مردوں کے بعد مستورات کی باری آئی۔ اور ہر ایک عورت باری باری حضور کے نزدیک سے السلام علیکم کہتے ہوئے گزرتی جاتی۔ جب سب عورتیں بھی زیارت کر چکیں۔ تو چونکہ وقت بہت تھوڑا تھا۔ اسلئے حضور نے دعا فرمائی۔ اور گاڑی میں سوار ہو گئے۔ حضور کا چہرہ مبارک کھڑکی سے باہر تھا۔ اور یہاں تک کہ گاڑی تیز نہیں ہو گئی حضور گاڑی میں بھی مصافحہ کرتے رہے۔ اور ہم نے اپنے پیارے اور محسن آقا کو نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ اوکاڑہ اسٹیشن سے الوداع کہا۔

خدا کا شکر ہے کہ اس تھوڑے سے موقعہ میں ہر ایک احمدی کو ملنے کا موقعہ مل گیا۔ اور ہر ایک احمدی نے حضور سے مصافحہ بھی کر لیا۔

آج ہر ایک احمدی اپنے پیارے آقا کی زیارت کرنے کے بعد واپس آ رہا تھا۔ ہر ایک خوش و خرم دکھائی دیتا تھا۔ کیونکہ وہ اپنے حبیب آقا کا دیدار حاصل کر چکا تھا۔

اللہ تعالےٰ ہمیں حضور کے ارشادات کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

# مظالم قادیان کا خونی روزنامچہ

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا تصنیف کردہ رسالہ جس میں جس قدر مصائب و آلام ملٹری و پولیس کی طرف سے قادیان کے رہنے والوں پر وارد ہوئے اور جس قدر نادر جبا امور تکالیف مصائب و قتل و غارت اور لوٹ مار اور طرح طرح کے حالات رونما ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے تاریخ وار اور نمبر شمار کے لحاظ سے ترتیب وار رقم فرمائے ہیں۔ یہ ایک تاریخی رسالہ ہے اور اصلی حالات کا انکشاف ہے تا صحیح حالات کا اظہار پبلک پر اظہر من الشمس ہو اور سعید روحیں عبرت حاصل کریں۔ محمد یامین تاجر کتب آف قادیان۔ کراچی انجمن احمدیہ بندر روڈ حال محمد صالح بلڈنگس لاہور نے نہایت عمدہ چھپائی لکھائی و کاغذ اعلیٰ پر چھپوا کر شائع کیا ہے۔ فی رسالہ ۸ر۔ ۱۲ رکھے ۲ رسالے۔ قیمت معمولی اور مناسب ہے۔



۲۰ جنوری 1948

## گاندھی جی کی یادگار کا قیام

کیمبے ۱۸ فروری۔ نواب صاحب کیمبے نے ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے مسٹر گاندھی کی یادگار قائم کرنے کے لئے دو لاکھ روپیہ مالیت کی زمین اور ۰۰۰ا۰ا روپیہ نقد دینے کا اعلان کیا آپ نے اپنی رعایا سے اس فنڈ میں چندہ دینے کی اپیل بھی کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک ۴۰ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ (اپ)

## پاکستان آئین ساز اسمبلی کے ممبران کی آمد

کراچی ۱۹ فروری۔ مسٹر غیاث الدین پٹھان مسٹر اے محمود۔ مسٹر اے چوہدری ممبر پاکستان کانسٹیٹوٹ اسمبلی کے بجٹ سیشن میں شمولیت کے لئے مشرقی بنگال سے کراچی گئے ہیں۔ (اپ)

## محکمہ سول سپلائز کی اینٹی کورپشن کمیٹی

لاہور ۱۹ فروری۔ محکمہ سول سپلائی سے بدنظمیوں اور دیگر خرابیوں کو دور کرنے کی غرض سے اینٹی کورپشن کمیٹی ۲۸۔ ۲۹ جنوری ۱۹۴۸ء کو سیالکوٹ جا رہی ہے۔ پبلک کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو محکمہ سول سپلائی کے کسی افسر کے خلاف کوئی شکایت ہو۔ تو وہ سول ریسٹ ہاؤس (سیالکوٹ) آکر کمیٹی کے سامنے پیش کرے۔

## قائد اعظم ریلیف فنڈ میں راشننگ ڈیپارٹمنٹ کا عطیہ

لاہور ۱۹ فروری۔ ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ لاہور کے راشننگ ڈیپارٹمنٹ کے گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ ملازمین نے باقساط ذیل قائد اعظم ریلیف فنڈ میں ۶-۰-۲۱۸۳ کی رقم جمع کرائی ہے۔ قسط اول ۰-۱۵-۶۹۱ قسط دوئم ۶-۶-۳۲ ۷ قسط سوئم ۱۱-۵۸ ۷

## آل انڈیا انڈسٹریل اینڈ ایگریکلچرل نمائش

کلکتہ ۱۹ فروری۔ آل انڈیا انڈسٹریل اینڈ ایگریکلچرل نمائش کا افتتاح مسٹر راجگوپال اچاریہ گورنر مغربی بنگال نے جمعرات کے دن ایڈن باغ کلکتہ میں کیا۔ آپ نے کہا یہ نمائش ملک کی اقتصادی تعمیر میں بہت فائدہ مند ثابت ہوگی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس نمائش پہ اندازاً ایک کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے (اوری اینٹ)

## ملٹری اکاؤنٹس کے ملازمین کا احتجاج

راولپنڈی ۱۹ فروری۔ پاکستان ملٹری اکاؤنٹس کے ملازمین نے جو ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر یا دوسرے ماتحت دفاتر میں کام کرتے ہیں ملازموں میں تخفیف کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بھی مطالبہ کیا ہے۔ کہ پے کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے (اپ)

## کفالتی قرضوں پر طویل گفت و شنید

کراچی ۱۸ فروری۔ آج پاکستانی اور برطانوی نمائندوں کے درمیان پاکستانی برطانوی کفالتی قرضوں کی گفت و شنید شروع ہوئی۔ اس مسئلہ کے بعض پہلوؤں پر طویل بحث و تمحیص ہوئی یہ گفت و شنید کل بھی جاری رہے گی۔ (اسٹار)

## کھربوں میل دور دیکھنے والی دوربین

لندن ۱۸ فروری۔ امریکہ کے مشہور ستارہ بین اڈون ہبل جلد ہی کسی رات اپنی عظیم ترین دوربین سے فضا کو دیکھیں گے۔ اور کائنات کی جسامت کے متعلق مختلف نظریات کو ثابت کرینگے۔ اس دوربین سے فضا اس فاصلہ سے دگنا دیکھا جا سکتا ہے۔ جتنا ابتک کسی انسانی آنکھ نے دیکھا ہے۔ اس دوربین کی تیاری میں ۲۰ سال کا عرصہ لگا ہے۔ اس میں ۲۰۰ انچ کا ایک شیشہ ہے۔

## لیگ کے اجلاس میں شرکت کیلئے بلوچ نمائندوں کی روانگی

کوئٹہ ۱۸ فروری۔ ۲۱ اور ۲۲ فروری کو کراچی میں منعقد ہونے والے نئی تشکیل شدہ مسلم لیگ کونسل کے پہلے اجلاس میں شرکت کے لئے آج پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ۸ بلوچ نمائندے بشمول صدر صوبائی مسلم لیگ قاضی محمد عیسیٰ اور نائب صدر میر قادر بخش کوئٹہ سے کراچی روانہ ہو گئے (اسٹار)

## ریلوے ملازمین کی ہڑتال قومی مفاد کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے!

لاہور ۱۹ فروری۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور کے جنرل مینیجر نے ایک پریس نوٹ میں بیان کیا ہے۔ کہ محکمہ ریلوے (میکینیکل ورکشاپ مغلپورہ) کے ملازمین نے ۱۶ فروری کو بغیر محکمہ کو اطلاع دئے ہڑتال شروع کردی۔ ان میں سے بعض بیہودہ حرکات کر کے محکمہ ریلوے کی جائیداد کے کچھ حصہ کو نقصان بھی پہنچایا۔ چونکہ یہ سٹرائیک غیر قانونی تھی۔ اسلئے ملازمین کو حکم دیا گیا۔ کہ فوراً کام شروع کر دیں۔ بصورت دیگر اُس کے خلاف محکمانہ کاروائی کی جائیگی۔ چنانچہ ۱۸ فروری کو تمام ہڑتالیوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ امر کہ حکومت پاکستان کے سب سے بڑے محکمہ کا سٹاف اس طرح غیر قانونی حرکات کا مرتکب ہو۔ نہایت قابلِ افسوس ہے۔ اس طرح ان لوگوں نے نہ صرف قومی مفاد کو نقصان پہنچایا۔ بلکہ اپنی اُجرتیں ضبط کرانے کا موجب ہوئے ہیں۔ (او۔ پی۔ آئی)

## آتشبازی کے کارخانہ میں آگ لگ گئی

کولمبو ۱۸ فروری۔ گیلے کے نزدیک ایک آتشبازی کے کارخانہ میں جو کولمبو سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے کل اچانک آگ لگ گئی۔ ۱۳ آدمی نذر آتش ہو گئے اور ۲۲ سخت مجروح ہوئے۔ آگ لگنے کے وقت تقریباً ۹۰ مرد عورتیں اور بچے کارخانہ میں کام کر رہے تھے۔

## قائد اعظم ریلیف فنڈ میں مزید رقم

لاہور ۱۹ فروری۔ محکمہ ویٹرنری مغربی پنجاب کے افسروں اور سٹاف، پنجاب ویٹرنری کالج اور ویٹرنری سپرنٹنڈنٹ لاہور کے دفتر نے ۸۵۲ روپے کی مزید رقم قائد اعظم ریلیف فنڈ میں پیش کی ہے (ا پ)

## مغربی پنجاب میں غیر مسلم پناہ گزینوں کی تعداد

لاہور ۱۹ فروری۔ مغربی پنجاب میں غیر مسلموں کے پانچ کیمپوں کے علاوہ باقی تمام خالی ہو چکے ہیں۔ ۷ فروری ۱۹۴۸ء کو ایک ہزار ہندو اور سکھ ہندوستان کو روانہ ہوتے۔ کے لئے کیمپوں میں موجود تھے۔ ڈیڑھ ہزار مزید غیر مسلم صوبے کے مختلف حصوں میں موجود تھے۔ فروری کے پہلے ہفتے میں ڈیڑھ ہزار سے زیادہ غیر مسلم ہندوستان پہنچائے گئے۔ اور دو ہزار غیر مسلموں کو صوبے کے مختلف دور افتادہ حصوں سے کیمپوں میں پہنچا دیا گیا (ا۔پ)

## خطہ جنوبی کے قضیوں میں امریکہ مداخلت کریگا؟

لندن ۱۸ فروری۔ ایوننگ نیوز کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے۔ کہ امریکہ کی حکومت جنوبی خطہ کے جزائر کے قضیوں میں جلدی ہی کوئی حصہ لینے والا ہے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ ان جزائر پر اپنا کوئی حق نہیں جتاتا اور نہ ہی کسی دوسرے ملک کا حق تسلیم کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کا رویہ غیر جانبدار رہے گا۔ لیکن لندن پہنچنے والی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ شائد جنرل مارشل اس برطانوی تجویز کی حمایت کرینگے کہ یہ قضیہ بین الاقوامی عدالت میں جانا چاہیئے اسوقت تک ارجنٹائنا اور چلی نے برطانیہ کی اس تجویز کو رد کر دیا ہے۔ (اسٹار)

## عراق عرب لیگ کے منشور کا پابند ہے

بغداد ۱۸ فروری۔ عراق کی نئی کابینہ کے وزیر مملکت محترم داؤد الحیدری نے عربی ممالک کے مشرقی اور مغربی بلاک بننے کے متعلق عراقی رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ عراق دوسرے عربی ممالک کے ساتھ ساتھ عربی لیگ کے منشور کا پابند ہے اس منشور کی تصدیق کے لئے کوئی ملک بھی اپنی علیحدہ پالیسی نہیں اختیار کرے گا۔ (اسٹار)

## صحرائی پائپ لائن کی حفاظت

### ریڈیو اور ٹیلیفون کے ذریعہ

لندن (بحری تار) خلیج فارس سے بحر روم تک آٹھ سو میل لمبی پائپ لائن کی حفاظت کے لئے بہترین قسم کے ریڈیو ٹیلیفون کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس پائپ لائن کے ذریعہ ایک کروڑ پچاس لاکھ ٹن تیل سالانہ خلیج فارس سے بحر روم تک اپنایا جاتا ہے۔ برطانیہ کی ایک قوم کو پیام رسانی کے اس سلسلے کو مکمل کرنے کے لئے تین لاکھ پونڈ کا آرڈر ملا ہے (پ س)

## سنگاپور کے انتخابات کیلئے ہندی امیدوار

لندن ۱۸ فروری سنگاپور کی نئی لیجسلیٹو کونسل کی چھ نشستوں کے انتخابات کیلئے جو ۱۵ امیدوار نامزد کئے گئے ہیں ان میں ۷ ہندی امیدوار ہیں۔ یہ انتخابات جزیرہ میں ایک نمائندہ حکومت کے قیام کیلئے زمین ہموار کرے گا۔ اگرچہ صرف سنگاپور میں ایک لاکھ قانونی طور پر ووٹ دینے والے ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف ۲۲ ہزار رجسٹرڈ کئے گئے ہیں۔ اور ان میں سے نصف ہندی ہیں۔

## فرانس کیلئے برطانوی بینک کا قرضہ

لندن ۱۸ فروری۔ اخبار فائی نن شیئل ٹائمز کو معلوم ہوا ہے کہ لندن کے بینکوں کے ایک سنڈیکیٹ نے ہند اور پاکستان سے درآمد شدہ جوٹ کی قیمت ادا کرنے کیلئے فرانس کو ۲۰ لاکھ پونڈ کا قرضہ دینے کی منظوری دی ہے۔ سنڈیکیٹ کی باگ ڈور کیلفورٹ سنز اینڈ کمپنی کے ہاتھ میں ہے۔ جس کا فرانس کی جوٹ کی صنعت سے پرانا تعلق ہے۔ (اسٹار)

## آئرلینڈ کے نئے وزیر اعظم

### اس مرتبہ مسٹر ڈی ولیرا کامیاب نہ ہو سکے۔

ڈبلن۔ ۱۸ فروری۔ آج رات مسٹر جان کوسٹیلو آئرلینڈ کی وزارت عظمےٰ کے عہدے کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ آپ ایک مشہور بیرسٹر ہیں۔ اور اس وقت آپ کی عمر ۵۷ سال ہے۔ مسٹر ڈی ولیرا جو اس عہدے پر گذشتہ سولہ سال سے مسلسل فائز چلے آرہے تھے اس مرتبہ الیکشن میں کامیاب نہ ہو سکے۔ (رائٹر)

## انڈونیشیا کے سابق لیڈروں پر مقدمہ

بٹاویہ۔ ۱۹ فروری۔ انڈونیشیا کی ری پبلک تحریک کے سترہ سابق لیڈروں پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے جون اور جولائی ۱۹۴۶ء میں ری پبلک حکومت کا تختہ اُلٹنے کی کوشش کی تھی۔ ان میں ری پبلکن حکومت کے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر سوبار دو بھی شامل ہیں۔ آج ان سب کو جوگجا کرتا میں ایک فوجی عدالت کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے (رائٹر)

## جنوبی افریقہ میں پندرہ ہندوستانیوں کو قید با مشقت کی سزا

کیپ ٹاؤن۔ ۱۹ فروری۔ ۱۳ فروری کو جن ہندوستانیوں نے قانون دربارۂ تبدیلیٔ وطن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ٹرانسوال اور نٹال کی درمیانی سرحد کو عبور کیا تھا انہیں تین ماہ قید با مشقت کی سزا دی گئی ہے۔ (رائٹر)

## ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری کی مشینری کو پاکستان سے باہر لیجایا جا رہا ہے

کراچی۔ اخبار "ڈان" کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری کی مشینری کراچی سے مدراس بذریعہ جہاز لیجائی جا رہی ہے۔ حالانکہ حکومت پاکستان نے ایک آرڈیننس کے ماتحت تمام قسم کی مشینری حدود پاکستان سے باہر لے جانے کی ممانعت کر دی ہوئی ہے۔ نہ معلوم ایسی قیمتی اور ضروری مشینری پاکستان سے باہر لیجانیکی اجازت کس طرح دیدی گئی ہے۔ (ا۔پ)

## پبلک قرضوں کی ادائیگی کی ذمہ واری

کراچی۔ ۱۹ فروری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ تقسیم ملک سے پیشتر کے تمام قسم کے پبلک قرضوں کی ادائیگی کی ذمہ وار انڈین یونین ہے۔ ان قرضوں میں جو پاکستان کا حصہ ہے اس کی تمام رقم بمعہ سود کے پچاس سال کے اندر انڈین یونین کو قسط وار ادا کی جائے گی۔ (ا۔پ)

## کلکتہ میں "مہاتما گاندھی روڈ"!

کلکتہ ۱۸ فروری۔ آج کلکتہ کارپوریشن نے بہ اتفاق رائے فیصلہ کیا ہے کہ شہر کی مشہور ترین سڑک چورنگی روڈ کا نام تبدیل کر دیا جائے۔ چنانچہ آئندہ سے یہ سڑک "مہاتما گاندھی روڈ" کہلائیگی۔ (ا۔پ)

## امریکہ نے پاکستان کو کوئلہ سپلائی کرنیکا فیصلہ کر لیا۔

کراچی۔ ۱۹ فروری۔ اندازہ ہے پاکستان کو اپنی ضروریات کے لئے چالیس لاکھ ٹن کوئلہ سالانہ درکار ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے مقامی طور پر پاکستان کو صرف پانچ لاکھ ٹن کوئلہ ایک سال میں دستیاب ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی ریلوں کا دارومدار ہندوستانی سٹیم کول پر ہی ہے۔ ریلوے کے علاوہ پاکستان کے صنعتی کارخانوں میں بھی پتھر کے کوئلے کی بڑی کھپت ہے۔ پاکستان میں کوئلے کی کمی کے پیش نظر امریکہ کی حکومت نے اس ماہ کے اندر اندر پاکستان کو ۸۱۰۰۰ ٹن کوئلہ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کوئٹہ کی کانوں سے کوئلہ حاصل کرنے کے لئے بھی ضروری انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ امید ہے وہاں سے ساڑھے تین لاکھ ٹن کوئلہ نکالا جا سکے گا۔ (ا۔پ)

## پنڈت کاک سابق وزیر اعظم کشمیر کو گرفتار کر لیا گیا

سرینگر۔ ۱۷ فروری معلوم ہوا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کی ہنگامی حکومت کے زیر حکم پنڈت رام چندر کاک سابق وزیر اعظم کشمیر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پنڈت کاک نومبر ۱۹۴۷ء سے جب وہ وزارت سے برطرف ہوئے ایک طرح سے قید ہی چلے آتے تھے۔ (ا۔پ)

## ریاست حیدرآباد کے دیہات میں کمیونسٹ کارکنوں کی امن شکن اور فساد انگیز سرگرمیاں

حیدرآباد۔ ۱۹ فروری۔ مادیرا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کمیونسٹوں کے ایک گروہ نے حکومت نظام کے محکمۂ تعمیرات کے ملازم مزدوروں پر حملہ کر دیا یہ مزدور ایک سڑک کی مرمت میں مصروف تھے پولیس جلدی ہی موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس اور کمیونسٹوں کے درمیان کافی دیر تک آتشباری ہوتی رہی۔ اس مقابلہ میں سات کمیونسٹ مارے گئے۔ ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ودلہ کنڈلہ نامی گاؤں میں بھی پولیس اور کمیونسٹوں کے درمیان تصادم ہوا۔ یہ گاؤں کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں کا مرکز ہے اور نلگاؤں ڈسٹرکٹ میں واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب پولیس اس گاؤں میں خانہ تلاشی کر رہی تھی تو کمیونسٹوں کے ایک گروہ نے گاؤں کو آگھیرا دونوں طرف سے ایک دوسرے کے خلاف فائرنگ کی گئی جس کے نتیجہ میں دو کمیونسٹ مارے گئے۔ اور دو زخمی ہوئے۔ اس عرصہ میں مسلح کمیونسٹوں کی ایک پارٹی نے پولیس کی جیپ گاڑیوں کو آگ لگانے کی کوشش کی جس پر پولیس کو پھر گولی چلانی پڑی اور قریباً بیس بلوائی کام آئے۔

کریم نگر ڈسٹرکٹ سے بھی اطلاع ملی ہے کہ ہلا پلی گاؤں میں کمیونسٹوں نے ایک مکان پر چھاپہ مار کر اُسے لوٹ لیا۔ میدپلی اور ڈاچارام کے دیہات میں سرکاری ریکارڈ کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ مولاسل نام کے گاؤں پر بھی حملہ کیا گیا اور تاجروں کے نصف درجن گھر لوٹ لئے گئے۔ (ا۔پ)

## مانگرول اور ماناودر کے استصواب رائے کا نتیجہ

نئی دہلی۔ ۱۸ فروری۔ مانگرول۔ ماناودر۔ سردار گارب اور بابریاواد میں جو استصواب رائے کیا گیا تھا اس کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ ان ریاستوں نے انڈین یونین میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۳۱۲۹۵ ووٹ انڈین یونین کے حق میں پڑے اور ۳۹ ووٹ اس بات کے حق میں تھے کہ ان ریاستوں کو پاکستان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے۔ جوناگڑھ میں آراء شماری ۲۰ فروری سے شروع ہوگی۔ (ا۔پ)

## مغربی پنجاب میں عنقریب سنگھ کو خلاف قانون قرار دیدیا جائے گا

### لاہور میں سیوک سنگھی کارکنوں کا سراغ

لاہور۔ ۱۸ فروری معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی وزارت داخلہ کا محکمہ راشٹریہ سیوک سنگھ کو خلاف قانون جماعت قرار دینے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ ایسے ہندو نوجوان جو راشٹریہ سیوک سنگھ کے سرگرم کارکن رہ چکے ہیں لاہور شہر میں آئے ہوئے ہیں۔ انکی تعداد سَو سے اُوپر بتائی جاتی ہے۔ یہ نوجوان اپنے آپکو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر نے ڈاڑھیاں بڑھا رکھی ہیں اور سب جناح کیپ اوڑھتے ہیں تعلیم یافتہ لوگوں سے کتراتے ہیں اور سیاسی بحث میں نہیں پڑتے۔ ان لوگوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ گاندھی جی کا نام بےادبی سے لیتے ہیں۔ گرفتاریوں سے ڈر کر اور پبلک میں سنگھ کے خلاف عام اشتعال کے پیش نظر یہ لوگ مشرقی پنجاب سے لاہور میں آچھپے ہیں۔ ریذیڈنسی کے قرب و جوار کی کوٹھیوں، لاجپت رائے بھون اور دھانی رام روڈ کی ایک دوکان پر یہ لوگ کثرت سے آتے جاتے ہیں۔

## پھول تیرانے کی رسم ادا نہ ہو سکی

راج شاہی۔ (مشرقی بنگال) ۱۹ فروری کل شام پھول تیرانے کی رسم کی ادائیگی کے لئے ایک جلوس نکالا گیا۔ جب وہ ایک مسجد کے پاس سے گذرا تو مسلم نیشنل گارڈز اور دوسرے مسلمانوں نے اُسے روک دیا۔ اس پر وہ جلوس وہیں ختم ہو گیا۔ (ا۔پ)

## عاملہ کانگرس کا دوسرا اجلاس

نئی دہلی۔ ۱۹ فروری۔ عاملہ کانگرس کا دوسرا اجلاس صدر کانگرس ڈاکٹر راجندر پرشاد کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ جس میں دو قراردادیں پیش ہوئیں پہلی قرارداد میں گاندھی جی کی یادگار تعمیر کرنیکا فیصلہ کیا گیا۔ اور دوسری قرارداد میں کانگرس کا آئین مرتب کرنے کا۔ (ا۔پ)

## شاہ یمن چل بسے

قاہرہ۔ ۱۸ فروری۔ یمن کے بادشاہ امام یحیٰی ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ اس سانحۂ ارتحال کی اطلاع آپ کے مشیر نے کل رات عرب لیگ کو بذریعہ تار ارسال کی۔ جس سے سب ممبران پر افسردگی چھا گئی۔ (رائٹر)

## ساؤتھ ایسٹ ایشیا کانفرنس کا انعقاد

کلکتہ۔ ۱۸ فروری۔ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کانفرنس جو ہندوستان میں منعقد ہونے والی پہلی کانفرنس ہے کل سے شروع ہو جائے گی۔ اس میں شرکت کرنے کے لئے ویٹ نام، انڈونیشیا، برما، ملایا، سیلون، چین، آسٹریلیا، فرانس، یوگوسلاویہ وغیرہ بہت سے ممالک کے مندوبین پہنچ چکے ہیں۔ اور امید ہے کہ روس، منگولیا، اور کوریا کے نمائندگان کل پہنچ جائیں گے۔ ہندوستان اور پاکستان کے زائرین بھی کافی تعداد میں وہاں پہنچ چکے ہیں۔ (ا۔پ)

## دکن کی ریاستوں کا بمبئی میں ادغام

بمبئی۔ ۱۹ فروری۔ دکن کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں (ماسوائے کولہاپور) کے راجاؤں کی ایک کانفرنس وزیر اعظم بمبئی کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ جس میں انہوں نے اپنی ریاستوں کو صوبہ بمبئی میں مدغم کر دینے کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔ (ا۔پ)

## سنگھ کے کارکنوں کی گرفتاری

گوہاٹی۔ ۱۹ فروری۔ آج پولیس نے راشٹریہ سیوک سنگھ کے ۸ کارکن جو مشہور مارواڑی تاجر ہیں گرفتار کئے۔ ان کے گھروں کی تلاشی لینے پر ناجائز اسلحہ برآمد ہوا۔ (ا۔پ)

## سپیکر کا انتخاب

ڈھاکہ۔ ۱۹ فروری۔ مشرقی بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس ۱۲ مارچ کو منعقد ہوگا۔ جس میں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب کیا جائیگا (ا۔پ)

## آئرلینڈ کی نئی حکومت تمام عیسائی اقوام کیساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرے گی

ڈبلن۔ ۱۹ فروری۔ آئرلینڈ کے نئے وزیر اعظم مسٹر جان کوسٹیلو نے ایک پریس ملاقات کے دوران میں رائٹر کے نامہ نگار کو بتایا کہ ان کی حکومت تمام عیسائی اقوام کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کی خواہاں ہے۔ جب آپ سے برطانوی دولت مشترکہ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ برطانوی دولت مشترکہ سے آئرلینڈ کے کیسے تعلقات ہوں گے تو آپ نے کہا میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی ایک شخص بھی موجودہ طریق کو بدلنے کے حق میں ہو۔ آپ نے کہا ہم امریکہ سے بھی اپنے تعلقات استوار رکھنا چاہتے ہیں۔ (رائٹر)